باب 5

قومی یکجہتی وسالمیت

(National Integration and Cohesion)

مفہوم (Meanings)

کسی ملک کی بقا اور استحکام کے لیے قومی یکجہتی وسالمیت کسی نعمت سے کم نہیں۔ جس کی بنا پر وہ قوم اپنی آزادی اور قومی وقار کو برقرار رکھنے کے قابل ہوتی ہے نیز بیرونی خطروں کا مقابلہ اور اندرونی فتنوں کا سدِ باب کرسکتی ہے۔ بہر حال کسی قوم کے اندر یکجہتی وسالمیت کے پائے جانے کا مفہوم یہ ہے کہ وہ قوم باہمی متحد ومنظم ہو، اس کے اندر اختلافات نام کی کوئی چیز نہ ہو۔ اس کے خیالات واحساسات میں ہم آہنگی ہو اور ہر فرد دوسرے افراد کے لیے اور ہر گروہ دوسرے گروہوں کے لیے قربانی، خلوص اور اشتراکِ عمل کا جذبہ رکھتا ہو۔ کوئی ملک اس وقت تک مضبوط نہیں ہوسکتا جب تک اس کے شہریوں کے مابین ہمدردی، تعاون اور ایثار ومحبت کے جذبات موجزن نہ ہوں اور مختلف طبقے وگروہ اپنے اختلافات وتنازعات دفن کر کے وحدت ویگانگت اور باہمی اتحاد کے زیور سے آراستہ نہ ہوں۔ اس لیے ہر ملک قیامِ عدل وانصاف، مشترکہ دفاع کے فروغ، عوام کی فلاح وبہبود اور آزادی کی برکات وعافیت کی خاطر ایسے اقدامات کرتا ہے جن سے لوگوں کے مابین اشتراک وتعاون، تہذیبی وثقافتی یکسانیت اور ایثار ومحبت کے جذبات پیدا ہو سکیں۔ قومی وحدت کا یہی منتہائے مقصود ہے۔ اسی لیے مفکرِ پاکستان علامہ اقبالؒ نے قومی یکجہتی وسالمیت کی جامع تشریح یوں فرمادی۔

فرد قائم ربطِ ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

اہمیت (Importance)

1- نظریۂ پاکستان کا تحفظ (Safety of Ideology of Pakistan)

پاکستانی قومیت کی واحد بنیاد اسلام ہے۔ پاکستان محض کسی مخصوص جغرافیائی خطے کا نام نہیں بلکہ درحقیقت ایک نظریے کا نام ہے اور وہ نظریہ اسلام ہے۔ برصغیر پاک وہند کے مسلمانوں نے حصولِ پاکستان کے لیے اس لیے ایک طویل عرصے تک جدوجہد نہیں کی تھی کہ ہندوستان کے بعض علاقے انگریزی تسلط اور ہندوؤں کے تعصب سے آزاد ہو کر ایک الگ مملکت بن جائیں بلکہ مسلمانانِ برصغیر کو ایک آزاد علاقہ میسر آجائے جہاں وہ اسلامی اُصولوں کے مطابق ایک ریاست کی تعمیر کرسکیں۔ اس طرح ان کو اپنے ایمانی عقیدے کے مطابق ایک دارالسلام بھی میسر آجائے اور وہ اس میں اسلامی نظام کے قیام کے ساتھ دنیا پر اسلامی نظامِ حیات کی فوقیت اور برتری ثابت کرسکیں۔ اب پاکستانی قوم پر فرض ہے کہ وہ اس نظریے کا تحفظ کرے اور اس کا تحفظ صرف قومی یکجہتی اور اتحاد وتعاون سے ہی ممکن ہے۔

2- صوبائیت پرستی کا خاتمہ (Eradication of Provincialism)

پاکستان ایک وفاقی ریاست ہے جو چار صوبوں اور کچھ قبائلی علاقوں پر محیط ہے۔ قومی یکجہتی وسالمیت کو تباہ کرنے والے عناصر

میں سے صوبائیت پرستی کا فتنہ سب سے زیادہ خطرناک ثابت ہوتا ہے۔ المیہ مشرقی پاکستان کا بنیادی سبب بھی یہی فتنہ تھا۔ ہمارے ملک میں اب بھی بعض لوگ علاقائیت، لسانی اختلافات اور صوبائیت پرستی جیسے فتنوں کو ہوا دینے میں مصروف ہیں۔ ایسا کرنے والے چند تنگ نظر اور مفاد پرست عناصر ہیں جو ملکی سالمیت کے لیے سراسر خطرہ ہیں۔ ان تخریبی قوتوں اور تفرقہ پرور رجحانات کی بیخ کنی کے لیے ضروری ہے کہ قومی یکجہتی وسالمیت کے جذبات کو فروغ دیا جائے۔ یہ صرف حکومت کی قوت سے ہی ممکن ہے کیونکہ شرپسند عناصر کو دلیل کی زبان کی بجائے طاقت کی زبان سے بات سمجھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔

3- معاشی خوشحالی (Economic Prosperity)

کسی ملک کی معاشی ترقی کا انحصار تین اہم اقدامات زراعت، صنعت وحرفت اور تجارت پر ہوتا ہے۔ زراعت کی ترقی سے صنعت وحرفت کا گراف بڑھے گا۔ صنعتی ترقی سے تجارت کو فروغ نصیب ہوگا۔ ملک مضبوط اور خوشحالی کی راہ پر گامزن ہوگا۔ لوگ پُرسکون زندگی بسر کریں گے۔ ملکی وقار بلند ہوگا اور دیگر ممالک سے تعلقات میں اضافہ ہوگا۔ پاکستان کی معاشی ترقی صرف اس بات میں مضمر ہے کہ ملک کے تمام شہری اپنے لسانی وگروہی اختلافات کو دُور کردیں۔ ملک کی بقا، سلامتی اور یکجہتی کا تحفظ کریں۔ اگر خدانخواستہ قومی وحدت وسالمیت کا تانا بانا بکھر گیا تو ملک تخریب کاری وفساد کی نظر ہوجائے گا اور اس کی بقا خطرے میں پڑ جائے گی۔

4- جمہوریت کی ترقی (Development of Democracy)

پاکستان ایک عظیم عوامی تحریک کے نتیجے میں معرض وجود میں آیا اور دورِ جدید میں دنیا میں مہذب اقوام نے عوامی طاقت اور جمہوری نظام کے بل بوتے پر حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ جن ممالک میں عوام کا عمل دخل نہ ہو وہ ممالک ہرگز ترقی کی راہ پر نہیں چل سکتے۔ اسی لیے جمہوری نظام کو آج دنیا میں انتہائی پسندیدہ اور قابل قبول نظام خیال کیا جاتا ہے۔ جمہوریت میں تمام افراد کی حیثیت یکساں وبرابر ہوتی ہے۔ عوام اپنے نمائندوں کے ذریعے اقتدار میں شریک ہوتے ہیں اور بحیثیت مجموعی عوام کی بہتری اور خوشحالی کے لیے کام کیا جاتا ہے۔ ملک میں غیر جانبدارانہ انتخاب ہوتے ہیں۔ سیاسی جماعتوں کی اہمیت کو تسلیم کیا جاتا ہے۔ تنقید قابلِ برداشت ہوتی ہے۔ ووٹ کا تقدس بحال رہتا ہے۔ ملک میں تشدد اور نفرت نام کی کوئی شے نہیں ہوتی۔ جمہوریت کی ترقی کا راز صرف اسی ایک تصور میں پنہاں ہے کہ لوگ اتحاد ویکجہتی کے اصولوں کو بروئے کار لانے کی کوشش کریں اور قومی وحدت اور اشتراک وتعاون کی پیروی کریں ورنہ جمہوریت کا وجود خطرے میں پڑ جائے گا اور ملک کی سیاسی زندگی روبہ زوال ہوجائے گی۔

5- دفاعی مضبوطی (Strong Defence)

پاکستان معرض وجود میں آنے کے بعد بے شمار سیاسی، معاشی اور دفاعی مشکلات کا شکار رہا۔ ہندو قیادت نے پاکستان کو کبھی بھی دل سے قبول نہیں کیا۔ ہندوستان پاکستان پر تین جنگیں مسلط کر چکا ہے اور آئے دن تخریب کاری کے ذریعے ملک کی اندرونی سالمیت کو کمزور کرنے کی کوشش میں رہتا ہے۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی بھی اس کی سازشوں سے ہی ممکن ہوئی۔ اب اس کی نظریں باقی ماندہ پاکستان پر لگی ہوئی ہیں۔ ان حالات میں اپنی دفاعی صلاحیتوں کو موثر بنانے اور اندرونی وبیرونی تحفظ کے لیے قومی یکجہتی وسالمیت کو فروغ دینا وقت کی اشد ضرورت ہے۔ کسی بھی قوم کا مضبوط دفاع اندرونی اتحاد ویکجہتی سے ممکن ہے۔

6- اسلامی تہذیب وثقافت کی حفاظت
(Protection of Islamic Civilization and Culture)

پاکستان ایک اسلامی نظریاتی اور تہذیبی ریاست ہے لیکن اس کے چاروں صوبے مختلف عناصر کا مجموعہ ہیں اور اپنی اپنی جداگانہ خصوصیات رکھتے ہیں۔ پاکستان کے مختلف حصوں میں بسنے والے لوگوں کی زبانیں بھی مختلف ہیں مگر اس کے باوجود اسلامی تہذیب وثقافت نے قومی ثقافت و یکجہتی کو فروغ دیا اور ملک کی وحدت کو مضبوط کیا۔

7- فرقہ واریت اور انتہا پسندی کا خاتمہ (End of Sectarianism)

فرقہ واریت اور انتہا پسندی ایک خطرناک زہر ہے جو کسی بھی معاشرے کے اتحاد کو پارہ پارہ کر سکتی ہے۔ پاکستان میں کئی مذہبی اور لسانی گروہ موجود ہیں۔ ان کے درمیان اسلامی اخوت اور بھائی چارے کی اقدار کو فروغ دے کر قومی یکجہتی اور سالمیت کا تحفظ کیا جا سکتا ہے۔

اسلامی ریاست میں قومی یکجہتی وسالمیت
(National Integration and Cohesion in an Islamic State)

اسلام میں مساوات، آزادی اور بھائی چارہ ریاست کے بنیادی اصول سمجھے جاتے ہیں۔ اسلام محض رسوم وروایات کا نام نہیں بلکہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اسلام و اسلامی ریاست رنگ ونسل کی قائل نہیں۔ صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو ایک اسلامی ریاست کے اندر یکجہتی وسالمیت پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے جس کی بنا پر آزادی، مساوات اور اخوت جیسی اعلیٰ اقدار کا حامل نظام حقیقی شکل میں نافذ کیا جا سکتا ہے۔ ایک خدا، ایک رسول خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اور ایک کتاب کو ماننے والے مسلمان ایک اسلامی ریاست میں مل جل کر رہتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ انس ومحبت کے جذبے سے سرشار ہوتے ہیں۔ اسی لیے حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ہمیشہ محبت وآشتی، رواداری اور باہمی احترام کا درس دیا ہے۔

اسلامی ریاست ایک مثالی ریاست ہوتی ہے۔ قومی وحدت وسالمیت کے نقطۂ نظر سے اس کے اندر بسنے والی اقلیتیں مطمئن ومحفوظ ہوتی ہیں۔ ان کی زندگی ہر لحاظ سے قابلِ رشک ہوتی ہے۔ ان کو آئینی طور پر اور عملاً بھی جان ومال، عزت وآبرو، روزگار کا تحفظ، عقیدے اور مذہب کی مکمل آزادی ہوتی ہے۔ ان کو حکومت کے کلیدی مناصب پر بھی فائز کیا جاتا ہے۔ ان کے لیے معاش کے دروازے کھلے ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ پوری رواداری کے ساتھ برتاؤ کیا جاتا ہے۔ ان کے مسائل ومعاملات کو سمجھنے اور سلجھانے میں پوری ہمدردی اور دل جمعی سے کام لیا جاتا ہے، اس لیے وہ ریاست کے وفادار رہتے ہیں اور اکثریت کے معاملات میں بے جا مداخلت کر کے رنجش اور کشیدگی کی فضا پیدا نہیں کرتے۔ اس طرح وہ قومی یکجہتی کے حصول کا باعث بنتے ہیں۔

اسلامی ریاست قومی سالمیت کو برقرار رکھنے کے لیے آمدنی کا زیادہ حصہ عوامی فلاح وبہبود پر صرف کرتی ہے اور فلاحی اقدامات کے ذریعے عوام کو روزمرہ ضروریات مہیا کر کے معیارِ زندگی کو بلند کرنے کے اقدامات کرتی ہے۔ امارت وغربت کے فاصلوں کو ختم کر کے منصفانہ معاشی نظام عدل کا قیام عمل میں لاتی ہے جس سے یکجہتی کو فروغ ملتا ہے۔ اس طرح دولت کی گردش کے لیے نظامِ زکوٰۃ کو متعارف کرایا جاتا ہے اور دیگر جائز ذرائع سے دولت حاصل کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے کہ "تمھارے پاس جو کچھ ضرورت سے زیادہ ہے وہ انھیں لوٹا دو جنھیں

ان کی ضرورت ہے۔یہی اسلام کا طرۂ امتیاز ہے۔'' اسلام کا یہی معاشی نظام تمام افراد کی معاشی حیثیت و مرتبے کو کم وبیش ایک سطح پر لا کھڑا کرتا ہے جس کو اپنا کر ریاست میں انتشار پیدا نہیں ہوتا۔یہی قومی وحدت وسالمیت کی معراج ہے۔اسلام میں علاقائی عصبیتیں جنم نہیں لے سکتیں کیونکہ مسلمان وحدانیت پر ایمان رکھتے ہیں۔لہٰذا جو یکجہتی اسلامی ریاست میں پائی جاتی ہے وہ مغربی ریاست کے مقدر میں نہیں۔

قومی یکجہتی وسالمیت کے مسائل اور ان کا حل
(Problems of National Integration and Cohesion and their solution)

1- ناقص نظام تعلیم *(Defective Educational System)*

پورے ملک میں نصاب اور ذریعۂ تعلیم میں یکسانیت اور ہم آہنگی نہیں۔اس وقت ملک میں سہ نوعیتی تعلیمی ادارے کام کر رہے ہیں۔اردو میڈیم، انگلش میڈیم سکول اور ایچی سن کالج جیسے تعلیمی ادارے ان میں شامل ہیں۔ان کے علاوہ دینی مدارس بھی کام کر رہے ہیں جن کا نصاب الگ ہوتا ہے۔

نظامِ تعلیم کے اندر بنیادی تبدیلی لانے کے لیے پورے ملک میں یکساں نظام تعلیم رائج کیا جا رہا ہے تا کہ بچوں کے اندر یکساں سوچ پیدا ہو اور قومی یک رنگی اور یکسانیت کی فضا پیدا ہو سکے۔

2- جاگیردارانہ نظام *(Feudal System)*

پاکستان میں جاگیردارانہ نظام کی جڑیں بہت مضبوط اور گہری ہیں۔کچھ لوگ ہزاروں ایکڑ اراضی کے مالک ہیں جس میں بہت ساری زمینیں غیر آباد بھی پڑی ہیں۔ملکی معیشت میں بھی ان لوگوں کا بہت عمل دخل ہے۔اسی بنا پر یہ قومی پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں میں پہنچ جاتے ہیں اور اپنی مرضی سے قانون سازی کرواتے ہیں۔ملک میں زرعی اصلاحات تو کی گئیں مگر ان کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہ نکل سکا۔دوسری طرف عام لوگ ہیں جن کی وسائل تک رسائی نہیں۔اس سے معاشی ناہمواری بڑھی جس نے قومی یکجہتی کے فروغ میں مشکلات پیدا کیں۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ایسی اصلاحات کی جائیں کہ تمام لوگ مساوی بنیادوں پر وسائل سے استفادہ کر سکیں تا کہ ان کی معاشی حالت بہتر ہو اور وہ قومی تعمیر و ترقی میں اپنا بھرپور کردار ادا کر سکیں۔

3- نظریاتی اصولوں سے انحراف *(Deviation from Ideological Principles)*

پاکستان محض ایک مخصوص جغرافیائی خطے کا نام نہیں بلکہ درحقیقت ایک نظریے کا نام ہے جو نظریۂ اسلام کہلاتا ہے۔برصغیر کے مسلمانوں نے اسی نظریے کی بنیاد پر ایک الگ وطن کا مطالبہ کیا تھا۔اس نظریے سے وابستگی کے سبب ہی انھوں نے ایک بہت متعصبانہ ہندو قوم کا مقابلہ کیا اور پاکستان جیسی ایک اسلامی ریاست معرضِ وجود میں آئی۔

پاکستانی قومیت کا احساس وشعور صرف اسلامی قومیت کی بنیاد پر ہی پیدا ہو سکتا ہے۔یہی چیز نظریۂ پاکستان کا شعور بھی ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنی نظریاتی اساس کو مضبوط بنائیں اور پاکستان کی یکجہتی کو نقصان پہنچانے والے عناصر کا قلع قمع کریں جس میں مذہبی، لسانی اور صوبائی تعصبات شامل ہیں۔

4- انتخابات سے پہلوتہی (Evasion from Election)

اگر عوام اپنے مقدس ووٹ کا استعمال کرتے ہیں تو انھیں حکومت سازی کا موقع فراہم ہوتا ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ پاکستان میں ایک طویل عرصہ تک انتخابات سے پہلوتہی کی پالیسی پر عمل ہوتا رہا۔ قیام پاکستان کے بعد حکمران انتخابات کے انعقاد کو ٹالتے رہے۔ قیامِ پاکستان سے 1956ء تک پارلیمانی نظام کے تحت عام قومی انتخابات ایک بار بھی نہ کرائے گئے۔ 1958ء میں انتخابی عمل کے شروع کرنے کا عزم کیا گیا۔ اس عزم کے آغاز سے پہلے ہی مارشل لا نافذ کر دیا گیا۔ بار بار مارشل لا اور حکومت کی تبدیلیوں سے قومی وحدت کی فضا مکدر رہو گئی۔

اگر دستور کے مطابق عام قومی انتخابات بروقت کرانے کا بندوبست کیا جائے تو لوگوں کو اظہارِ رائے کا موقع فراہم ہوتا رہتا ہے۔ ملک سیاسی انتشار کا شکار نہیں ہوتا۔ جمہوریت کا پودا پنپتا رہتا ہے اور قومی وحدت فروغ پذیر ہوئی ہے۔

5- ذرائع ابلاغ کا کردار (Role of Mass Media)

قومی یکجہتی کے فروغ کے لیے ذرائع ابلاغ اہم کردار ادا کرتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ ان کا استعمال صحیح خطوط پر کیا جائے تا کہ لوگوں میں جذبہ حب وطنی پیدا ہو، اسلامی اخوت اور اسلامی سیرت و کردار کو فروغ حاصل ہو۔ چنانچہ اخبارات، رسائل، ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ قومی یکجہتی کے فروغ کے لیے اپنے وسائل کو صحیح طور پر بروئے کار لائیں۔

6- کثیر جماعتی نظام (Multi Party System)

پاکستان دنیا میں ان چند ممالک میں شامل ہے جہاں کثیر جماعتی نظام رائج ہے۔ متعدد جماعتیں علاقائی ہیں۔ انھیں قومی جماعتیں نہیں کہا جاسکتا۔ بہت کم جماعتیں ایسی ہیں جن کی چاروں صوبوں میں مؤثر تنظیم موجود ہے۔ سیاسی جماعتوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ قومی مفاد کو پیش نظر رکھ کر بنائی گئی ہوں۔ امریکہ و برطانیہ میں دو جماعتی نظام ہے اور دونوں ہی ملک گیر جماعتیں ہیں۔ اس لیے وہاں یکجہتی کا فقدان نہیں۔ کثیر جماعتی نظام میں ہر پارٹی کا اپنا الگ منشور، لائحہ عمل اور پروگرام ہوتا ہے۔ وہ کبھی بھی قومی سطح پر اتفاق رائے پیدا کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتیں۔ اس کے برعکس جہاں جہاں دو جماعتی سیاسی نظام موجود ہے وہاں اس قسم کے مسائل کم ہوتے ہیں۔

جمہوریت کی کامیابی اور ملکی سالمیت کے لیے لازم ہے کہ رائج الوقت جماعتوں کی تعداد حتی المقدور کم کرنے کی کوشش کی جائے۔ ان کے لیے اسلام پر مبنی ضابطۂ اخلاق ترتیب دیا جائے تا کہ وہ اس پر عمل پیرا ہو کر ملک کو سیاسی طور پر مستحکم کرنے کی کوشش کریں۔ ان کے منشور کو بھی اسلامی اقدار کی روشنی میں مرتب کرنے کی تلقین کی جائے۔ ہماری بقا اور سلامتی صرف اسلام میں ہی مضمر ہے۔ یہی ہماری زندگی اور کامیابی کی معراج ہے۔

سوالات

حصہ اوّل (معروضی)

1- ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

i- پاکستان میں کون سا جماعتی نظام رائج ہے؟

ا۔ یک جماعتی نظام ب۔ دو جماعتی نظام

ج۔ سہ جماعتی نظام د۔ کثیر جماعتی نظام

ii- پاکستانی قومیت کی واحد بنیاد کون سی ہے؟

ا۔ اسلام ب۔ اتحاد و تعاون ج۔ زبان د۔ علاقہ

iii- پاکستان میں کس نظام کی جڑیں بہت مضبوط اور گہری ہیں؟

ا۔ طبقاتی نظام ب۔ جاگیردارانہ نظام ج۔ انتخابی نظام د۔ تعلیمی نظام

iv- قیامِ پاکستان سے 1956ء تک پاکستان میں کتنے انتخابات ہوئے؟

ا۔ ایک بار ب۔ دو بار ج۔ تین بار د۔ ایک بار بھی نہیں

v- پاکستان میں 1958ء میں کون سا واقعہ پیش آیا؟

ا۔ انتخابات ہوئے ب۔ ٹی وی اسٹیشن کا قیام

ج۔ مارشل لا د۔ اسلام آباد شہر کا قیام

2- درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیجیے:

i- قومی یکجہتی کا مفہوم واضح کیجیے۔

ii- پاکستان میں صوبائی پرستی کا خاتمہ کیسے ممکن ہے؟

iii- اسلامی ریاست کیسے ایک مثالی ریاست بن سکتی ہے؟

iv- قومی یکجہتی کے فروغ کے لیے ذرائع ابلاغ کا کیا کردار ہے؟

v- پاکستان میں جمہوریت کی کامیابی کیسے ممکن ہے؟

حصہ دوم (انشائیہ)

3- درج ذیل سوالات کے تفصیل سے جواب دیجیے:

i- قومی یکجہتی کی اہمیت واضح کیجیے۔

ii- اسلامی ریاست کے تناظر میں قومی یکجہتی و سالمیت کی وضاحت کیجیے۔

iii- قومی یکجہتی کے مسائل اور ان کا حل بیان کیجیے۔